جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

میّت کو دفن کرنے کے بعد دُعا کرنا ؟

جناب بشیر احمد صاحب منڈی عبدالحکیم سے لکھتے ہیں :

" ہمارے ہاں کچھ احباب (جن کا تعلق جماعۃ المسلمین سے ہے) میت کو دفن کرنے کے بعد دعا مانگنے کو ناجائز اور بدعت قرار دیتے ہیں۔ جب کہ ہم نے اہل حدیث علماء کرام کو دیکھا ہے کہ وہ بالعموم میت کو دفن کرنے کے بعد کچھ دیر وہاں رک کر میت کے حق میں ضرور دعائیں کرتے ہیں "

سوال یہ ہے کہ کیا واقعی اس موقعہ پر دعا کرنا ناجائز ہے اور ہمارے علماء کرام یہ دعا مانگ کر بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں ؟

کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں !"

الجواب بعون اللہ الوھاب، اقول وباللہ التوفیق !

واضح ہو کہ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صرف عملاً ثابت ہے، بلکہ آپ نے تو دعاء کا حکم بھی فرمایا۔ اور ساتھ ہی اس کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اب اس سے حساب کتاب ہو رہا ہے، یا ہونے والا ہے، لہٰذا اس کے لیے ثابت قدمی کی دعاء کرو۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رض بھی دفنِ میت کے بعد دعاء کیا کرتے اور اپنے لیے اس کی وصیت کر جایا کرتے تھے۔ پس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو امر قولاً و فعلاً ثابت ہو اور صحابہ کرام رض کا بھی اس پر عمل رہا ہو، اسے بدعت قرار دینا یا ناجائز کہنا جہالت اور کم علمی کی دلیل ہے۔

دلائل ملاحظہ ہوں:

I۔ "عن عثمان قال کان النّبیّ صلّی اللہ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیّت وقف علیه فقال استغفروا لاخیکم ثمّ سلوالهٔ بالتّثبیت فانّه الاٰن یسأل" (سنن ابی داؤد مع عون المعبود ۲۰۹/۳ باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف)

"حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں ٹھہر جاتے اور لوگوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی کی مغفرت اور ثابت قدمی کی دعا کرو، کیوں کہ اب اس سے سوال جواب ہو رہا ہے (یا ہونے والا ہے)۔"

۲۔ اسی طرح مشکوٰۃ صلا۲ پر مسند احمد کے حوالہ سے ایک حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے، نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد انھیں قبر میں رکھا اور قبر کو برابر کر دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا شروع کی، ہم نے بھی ساتھ تسبیح کرنا شروع کر دی۔ پھر آپؐ نے اللہ اکبر کہا اور ہم بھی اللہ اکبر کہتے رہے۔ بعد میں آپؐ سے دریافت کیا گیا "یا رسولؐ اللہ! آپؐ نے تسبیح اور تکبیر کس لیے فرمائی تھی"؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کے اس نیک بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی، تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے (ہماری دعا کی برکت سے) اسے کشادہ فرما دیا۔"

اول الذکر حدیث میں آپؐ نے دعا کرنے کا حکم دیا ہے، اور اس حدیث سے دعا کرنے کا آپؐ کا اپنا عمل واضح ہے۔

۳۔ صحیح مسلم" باب مخافة المؤمن ان یّحبط عملهٗ" میں ہے کہ:

"حضرت عمرو بن العاصؓ جب مرض الموت میں تھے، آپؓ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازہ کے ہمراہ کوئی نوحہ کرنے والی نہ جائے اور نہ آگ لے کر جانا۔ جب دفن کرو تو آرام سے مجھ پر مٹی ڈالنا اور پھر میری قبر کے پاس اتنی دیر رکے رہنا جتنی دیر

میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جا سکتا ہے، تاکہ میں (تمہاری دعا سے) اُنس پاؤں اور اللہ کے فرشتوں کو جواب دے سکوں۔"

۴۔ حکم بن الحارث السلمیؓ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تین غزوات میں حصہ لیا۔ آپؐ نے وصیت فرمائی: "جب تم مجھے دفن کر چکو اور قبر پر پانی چھڑک لو تو میری قبر کے پاس ٹھہرے رہنا اور قبلہ رُو ہو کر میرے لیے دعائیں کرنا۔"
(الطبرانی الکبیر۔ مجمع الزوائد ۳/۴۴)

۵۔ مجمع الزوائد ۳/۴۴ پر طبرانی کے حوالہ سے بسندِ ثقات مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا فوت ہو گیا۔ اسے دفن کر کے فارغ ہوئے تو حضرت انسؓ نے یوں دعا فرمائی:

"اَللّٰهم جَافِ الارض عن جنبیه وافتح ابواب السماء لِرُوحِه وَ اَبدِلهُ دارًا خیرًا مّن داره"

"یا اللہ۔ اس کے پہلوؤں سے زمین کو دُور رکھ، اس کی روح کے لیے آسمان کے دروازے کھول دے اور اسے اس کے دنیا والے گھر سے بہتر گھر عطا فرما۔"

ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ میت کو دفن کرنے کے بعد دعا کرنا نہ صرف جائز ہے، بلکہ یہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قولی و فعلی سنت بھی ہے۔ اور آپؐ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی اسی سنت پر عمل رہا ہے —— هٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب!

اللہ کریم ہم سب کو سنتِ نبویؐ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

"جماعۃ المسلمین" نام تو خوب ہے مگر ان کے عقائد، مزاج اور ذہن خلافِ اسلام ہے۔ یہ لوگ کبھی کسی کام کو ناجائز کہہ دیتے ہیں اور کبھی کسی دوسرے عمل کو بدعت! —— یوں ایک ایک کر کے لوگوں کو دین سے دور کرنے کی یہ ایک خفیہ سازش ہے، لہٰذا ان حضرات کے بہکاوے میں نہ آیا کریں۔